روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 26۔اگست 2014ء 29شوال 1435ہجری 26 ظہور 1393ہش جلد 64-99 نمبر 193

انہوں نے میرے صحابہؓ کی خدمت کی تھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظلوم صحابہ مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے۔ جہاں کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔

ایک دفعہ نجاشی کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آیا تو رسول اللہؐ نے ان کو اپنا ذاتی مہمان بنایا۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی خدمت ہمارے سپرد کیجئے تو فرمایا ان لوگوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد4صفحه 266دار المعرفه بيروت 1993ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے کے انعقاد سے قبل کارکنان کو اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے کی طرف توجہ اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی تلقین

جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دو، مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے

ضرورت سے زیادہ اعتماد انتظامات میں کمزوریاں پیدا کر دیتا ہے۔ باریکی میں جا کر تمام جزئیات کی طرف توجہ دینے میں سستی نہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اگست 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اگست 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں کافی حد تک تیاری کے کام مکمل ہو چکے ہیں، مہمانوں کی آمد بھی شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سفر کرنے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے لئے سفر کے راستے آسان کرے۔ حضور انور نے حسب روایت کارکنان جلسہ کی ذمہ داریوں اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمان کوئی عام مہمان نہیں بلکہ خاص اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان مہمانوں کا یہاں آنا کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ محض دینی اور للّٰہی غرض کے لئے دنیا کے دور دراز ممالک سے سفر کی دقت اور کوفت اٹھا کر یہ لوگ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان آنے والوں کی آنکھوں میں جب میں خلافت کی محبت دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات بڑھتے ہیں۔ یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دنیاوی رشتے میں نہیں۔ پھر فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے اچھا مقام رکھنے والے لوگ یہاں جلسہ میں مختلف شعبہ جات میں رضا کارانہ ڈیوٹی دے کر خوشی محسوس کرتے ہیں اور پھر یہی کارکن غیر از جماعت مہمانوں کے لئے دعوۃ الی اللہ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں اور مہمان نوازی کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس وہ میزبان جو بے نفس ہو کر مہمان نوازی کرتے ہیں ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے کیونکہ ان کی یہ خدمت محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے پیش نظر ہوتی ہے۔ فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں میں بعض بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں جن کے لئے لندن سے حدیقۃ المہدی جانا بھی ایک تکلیف دہ سفر ہوتا ہے۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والے کارکن یا کارکنہ کو ان کے ساتھ ہر طرح سے حسن سلوک کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض مہمانوں کے غلط رویے بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہر کارکن کو صبر اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ مہمان کے سلام کا اچھے طریقے سے جواب دیں، نیک جذبات کا اظہار کریں، اسے امن اور تحفظ دیں اور خوشی کا اظہار کریں، ایسی خوشی کہ جو اپنے کسی قریبی عزیز کو دیکھ کر ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں مہمان نوازی کا معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے، اپنے تمام تر وسائل اور حالات کے مطابق جو مہمان نوازی کی بہترین سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں وہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کا تم پر حق ہے اسے ادا کرو۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کے بعض ایمان افروز مہمان نوازی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مہمان نوازی پر انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی حاصل ہوئی اور خدا فرماتا ہے کہ ایثار پیشہ مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس آج بھی ہمیں اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے جلسہ کے دنوں میں ربوہ کے مکینوں کی مہمان نوازی کا بھی تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے بھی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے سامنے مہمانوں کی مہمان نوازی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے، مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کبھی بھی کسی مہمان کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہر کارکن کا فرض ہے۔ فرمایا کہ مختلف شعبہ جات میں اب کارکنان کی کافی تربیت ہو چکی ہے اور اپنے کاموں کو خوب سمجھتے ہیں لیکن بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ اعتماد انتظام میں کمزوریاں پیدا کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ اعتماد تو رکھیں لیکن اس وجہ سے باریکی میں جا کر اس کی تمام جزئیات کی طرف توجہ دینے میں سستی نہ کریں۔ سیکیورٹی کے شعبہ کو خاص طور پر بہت فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ گہری نظر کے ساتھ ساتھ اخلاق کے اظہار میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ چیکنگ پوائنٹس پر صرف بچے ہی نہیں بلکہ بڑے اور سمجھدار لوگ بھی ہر جگہ موجود ہونے چاہئیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کیلئے دعا کریں۔ اسی طرح ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جلسے کے انتظامات بروقت مکمل فرمائے اور ہر طرح کی مہمانوں کی سہولیات مہیا ہوں۔ آمین

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر

حضور انور کا خطبہ جمعہ اور خطابات

48 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ مورخہ **29،30 اور 31/اگست 2014ء** کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے پر Live نشر ہوں گے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

29/اگست		
☆خطبہ جمعہ براہ راست		5:00 pm
☆پرچم کشائی		8:25pm
☆افتتاحی خطاب		8:30pm
30/اگست		
☆خواتین سے خطاب		4:00 pm
☆دوسرے روز خطاب		8:00pm
31/اگست		
☆عالمی بیعت		5:00pm
☆ اختتامی خطاب		8:00 pm

اعمال کی اصلاح کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کیلئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل25مارچ2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

48واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 29، 30، 31اگست 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Liveپروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 48 واں جلسہ سالانہ مورخہ 29، 30،31/اگست 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

29/اگست بروز جمعۃ المبارک

5:00 pm	خطبہ جمعہ براہ راست
8:25 pm	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8:30 pm	**افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

30/اگست بروز ہفتہ

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ اور نظم
2:20 pm	تقریر اردو: عالمگیر بے چینی کی وجہ اور اس کا علاج مقرر: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ ریسرچ سیل ربوہ
2:50 pm	تقریر اردو: تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات مقرر: مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ
3:20 pm	نظم
3:30 pm	تقریر انگریزی: حضرت مسیح موعود سے نصرت الٰہی کے وعدے اور ان کا ظہور مقرر: مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب صدر ہیومن رائٹس کمیٹی یوکے
4:00 pm	**سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر ایڈریسز
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب**

31/اگست بروز اتوار

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ۔ نظم
2:20 pm	تقریر انگریزی: 125 سالہ تاریخ احمدیت پر ایک نظر مقرر: مکرم ٹومی کالوں صاحب صدر پین افریقن احمدیہ......ایسوسی ایشن برطانیہ
2:50 pm	تقریر اردو: جماعت احمدیہ کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے مقرر: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن
3:20 pm	نظم
3:30 pm	تقریر اردو: عائلی زندگی کے بارہ میں دینی تعلیمات مقرر: مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن و مشنری انچارج یو۔کے
4:00 pm	تقریر انگریزی: آنحضرت ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
5:00 pm	**عالمی بیعت**
7:00 pm	تلاوت۔ معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت مع ترجمہ، عربی قصیدہ و ترجمہ، اردو نظم، تعلیمی اعزازات کی تقسیم، احمدیہ امن انعام کا اعلان، فارسی نظم اور ترجمہ **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب**

حقیقت منتظر

ہوا جب حقیقت منتظر کا ظہور بزم مجاز میں
تو ہزاروں سجدے تڑپ اٹھے بخوشی جبین نیاز میں
وہ تجلیاں سر طور کی ہوئیں جمع شکل مجاز میں
ہوئیں جلوہ ریز وہ ہند میں پس پردہ ہو کے حجاز میں
وہی نور حق کہ زمانہ کو کبھی جس نے دی تھی حیات نو
وہی نور جلوہ فروز تھا کبھی جو زمین حجاز میں
زہے بخت خطہ ہند کا جسے نور پھر وہی مل گیا
وہی نور نغمہ سرا ہوا۔ سری کرشن کے نئے ساز میں
جنہیں حق نے دی تھی بصیرتیں کھلیں ان پہ ساری حقیقتیں
تھیں سروں میں جن کے رعونتیں رہیں ان سے پردۂ راز میں
جنہیں علم و فن کا شعور تھا انہیں اس پہ کبر و غرور تھا
رگ شیطنت کا فتور تھا کہ مرے وہ علم کے ناز میں
نہیں ہوتیں ان پہ عنائتیں جنہیں ہوں خدا سے شکایتیں
انہیں کیوں ملیں نہ رعایتیں جو رنگے ہوں رنگ ایاز میں
میری جان اس پہ نثار ہے مرے دل کو جس سے قرار ہے
جو رفیق ہے میرا سوز میں جو شفیق ہے مرا ساز میں
غم دہر سے ہو ہراس کیوں، انہیں رحمتوں سے ہو یاس کیوں
جو سما گئے کسی وجہ سے تیری چشم عشق نواز میں
تیری طاعتوں میں ثواب ہے یہی راز فرد حساب ہے
نہیں ورنہ روزوں میں کچھ مزہ نہ زکوٰۃ میں نہ نماز میں
میری راحتوں میں بھی درد ہے میرے درد میں بھی ہیں راحتیں
یہ ہیں عشق تیری کرامتیں کہ مزا ہے سوز و گداز میں
یہ ہے رب کی فضل عمر عطا تیرا سینہ نور سے بھر دیا
وہی نور اب ہے کرشمہ زا تری چشم عشوہ طراز میں
غم عشق یار میں ہو بسر یہی گوہرؔ اپنی ہے آرزو
نہ مزا ہے عمر قلیل میں نہ مزا ہے عمر دراز میں

ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو

اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَنَاؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے

آج جن ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں

خلافت تو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوگئی اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے

آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے

روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کیلئے، حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے

ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو اور پھر ایسے مالدار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں

اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین اور دشمنانِ دینِ حق کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 جولائی 2014ء بمطابق 4 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ آیت 184 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے؟ کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو؟ نہیں، بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔'' تبتّل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لَو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ''پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔'' فرمایا کہ ''جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے، ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنے عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 458 مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 9214 عالم الکتب بیروت 1998ء)

لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو

کرے۔خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔تقویٰ پر چلے۔تقویٰ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہوں پر توجہ دلائی ہے اور فرمایا جو اس سوچ کے ساتھ روزے رکھے کہ تقویٰ اختیار کرنا ہے، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ساتھ اپنے دن رات گزارنے ہیں، اپنی عبادتوں کے حق کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینی ہے تو اللہ نے فرمایا کہ یہ روزہ پھر میری خاطر ہے اور پھر میں ہی اس کی جزا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللّٰہ تعالیٰ یریدون ...... حدیث 7492)

یعنی ایسے روزے دار پھر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ان کی نیکیاں عارضی وقتی اور رمضان کے مہینے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ حقیقی تقویٰ کا اِدراک ان کو ہو جاتا ہے۔یہ نیکیاں پھر رمضان کے بعد بھی جاری رہتی ہیں۔ایسے لوگ پھر ایک رمضان کو اگلے رمضان سے ملانے والے ہوتے ہیں۔پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں سے گزرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لئے نہ ہوں۔رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے ہر سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں۔ہم اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کا جواب اسی طرح الٹا کر دینے والے نہ ہو جائیں۔اس کے بجائے ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اوپر زیادتی کرنے والے کے جواب میں خاموش ہو جائیں۔تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ جواب دیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ ہر زیادتی کے جواب میں اِنِّیْ صَائِمٌ کے الفاظ ہمارے منہ سے نکلیں۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث1894)

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری عزتیں، ہماری بڑائی کسی کو نیچا دکھانے یا اسی طرح ترکی بہ ترکی جواب دینے میں نہیں اور اپنے پر کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہے۔اسی میں ہماری بڑائی ہے۔اسی بات میں ہماری عزت ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اِنَّ اَکْرَمَکُمْ......(الحجرات:14) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا یہ معیار ہے۔

حضرت مسیح موعود کا اس بارے میں ایک ارشاد ہے جو ایک اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔اَب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متّقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے'' فرمایا: ''پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متّقی ہے اور بد بخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 239-238۔ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

پس یہ بڑا خوف دلانے والی تنبیہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے اور یہ رمضان کا مہینہ اس لئے ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انتہائی رحم کا سلوک ہے۔پھر فرمایا کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ کر میں نے تمہارے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ تم آسانی سے تقویٰ اختیار کر سکو۔ان احکامات پر چل سکو، چلنے کی کوشش کرو۔میرا قرب پانے والے بن سکو لیکن اب بھی اگر روزے کے ساتھ بظاہر عبادتوں کی طرف توجہ دے رہے ہو لیکن اپنی اَناؤں اور جھوٹی عزتوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہو تو روزے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اگر ہم ان جالوں اور ان خولوں کو توڑ کر باہر نہیں نکلتے اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقویٰ کو حاصل کرنے کی طرف ہم توجہ نہیں دیں گے یا نہیں دیتے تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ دو عملی ہے اور ظاہری تقویٰ کا اعلان اور دل میں ناپاکیاں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔فرمایا کہ خوف کا مقام ہے اور یہ خوف کا مقام اَور بھی بڑھ جاتا ہے کہ کسی کے تقویٰ کا فیصلہ کسی انسان نے نہیں کرنا۔یہ فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے اور جب یہ فیصلہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے تو پھر سوائے توبہ، استغفار، تسبیح، تحمید اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ورد اور ڈرتے ڈرتے دن بسر کرنا اور خدا تعالیٰ کے خوف سے راتیں گزارنا، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اَب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی اِدراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ وَلَا تَشْتَرُوْا......(البقرۃ:42) کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہیئے تبھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ یہی نہیں کرتا کہ بندے کو کہہ دیا کہ تقویٰ اختیار کرو یہ میرا حکم ہے اور حکم عدولی کی تمہیں سزا ملے گی بلکہ فرمایا کہ اس تقویٰ کا تمہیں ہی فائدہ ہو گا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان فوائد کا بھی ذکر فرما دیا جو اس دنیا کے بھی فوائد ہیں اور آخرت کے بھی فوائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے طریق پر چلو گے اور احکامات پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ولی اور دوست ہو جائے گا۔فرمایا یہ دنیا والے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔اِنَّھُمْ لَنْ یُّغْنُوْا ......(ہود:96)۔وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس لئے لوگوں کی پناہیں تلاش کرنے کی بجائے اس کامل پناہ کی تلاش کرو جو وَلِیُّ الْمُتَّقِیْن ہے (الجاثیہ:20)۔جو متقیوں کا دوست ہے اور ان کی پناہ گاہ ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم کوئی بھی کام، کوئی بھی معاملہ میری خاطر کرتے ہو، میری رضا کے حصول کے لئے کرتے ہو، میرا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔فرمایا......(التوبہ:4) یقیناً اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے اسے اور کیا چاہیئے۔اسے تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔اس کی تو دنیا و عاقبت سنور گئی اور اس خوبصورت انجام کا اللہ تعالیٰ نے خود کہہ کر بھی بتا دیا کہ تمہارا یہ انجام ہو گا، تمہاری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔فرمایا کہ یہ جو انجام ہے متقیوں کے لئے ہے۔دنیا دار اس انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔جو لوگ دنیا والوں کی زیادتیوں پر صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں، دنیا والوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے، دنیا والوں کی ظاہری

طاقت دیکھ کر ان کے آگے جھکتے نہیں تو اِس دنیا میں بھی انہیں طاقت ملے گی اور انجام کار وہی فتحیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

آج پاکستان میں یا بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ہمارے پیچھے چلو۔ ہم تمہاری تمام سختیاں اور مشکلات دور کر دیں گے۔ ہم تمہیں اپنے گلے سے لگا لیں گے۔ ہماری باتیں مان لو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب لوگ دھوکہ دینے والے ہیں۔ جس کو بظاہر آجکل یہ اپنی کامیابیاں سمجھ رہے ہیں ان کی ناکامیاں بننے والی ہیں۔ جن دنیاوی سہاروں پر بھروسہ کر کے یہ لوگ ظلم کا بازار گرم کر رہے ہیں یہی سہارے دیمک زدہ لکڑیوں کی طرح ٹوٹ کر خاک میں ملنے والے ہیں۔

پس صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے رہو، اسی سے مدد مانگو تو یقیناً تم زمین کے وارث بنائے جانے والے ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور آپ کے طفیل ہی حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے کے ساتھ دین کا احیاء ہونا ہے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں نے ہی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے۔ قربانیاں تو دینی پڑیں گی۔ یہ قربانیاں ہی کامیابی کی راہ دکھانے والی ہیں۔ یہ قربانیاں ہی تقویٰ کا معیار بلند کر کے ...... (الاعراف:129) کا انجام یعنی کہ انجام متقیوں کے ہاتھ میں رہتا ہے اس کی خوشخبری دینے والی ہیں۔

پس ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں بہتر انجام کی خبریں دے رہا ہے۔ آج اگر (-) بھی اس راز کو سمجھ کر مسیح موعود کی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود کے مددگاروں میں شامل ہو جائے تو یہ بے چینی جو ہر (-) ملک کے افراد اور حکومتوں میں پائی جاتی ہے یہ ختم ہو جائے۔ فتنہ وفساد اور آپس کی لڑائیاں جو جہاد کے نام پر ایک دوسرے پر ظلم کر کے ہو رہی ہیں یہ محبت اور پیار میں بدل جائیں۔ پس نہ لیڈروں میں تقویٰ ہے، نہ...... میں تقویٰ ہے اور نتیجۃً ان ...... کے تربیت یافتہ عوام الناس بھی حقیقی تقویٰ کا اِدراک نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان نام نہاد علماء اور شدت پسند گروہوں کے جال میں پھنس کر غلط اور تقویٰ سے کوسوں دور ہٹے ہوئے اعمال بجالانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل کے جذبات ابھار کر انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا لالچ دے کر ان ...... نے ظلم کی راہ پر لگایا ہوا ہے۔ ان نوجوانوں اور عموماً (-) کو کوئی سمجھانے والا نہیں ہے کہ یہ تقویٰ نہیں ہے جس کو تم تقویٰ سمجھ رہے ہو۔ یہ نیکی نہیں ہے جس کو تم نیکی سمجھ رہے ہو۔ یہ جہاد نہیں ہے جس کو تم جہاد سمجھ رہے ہو۔ آپس میں کلمہ گوؤں کو قتل کرنا تقویٰ سے دُور لے جانے والی چیز ہے۔ مومن کی نشانی تو خدا تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ...... (الفتح:30) کہ آپس میں رحم کے جذبات سے پُر ہوتے ہیں۔ یہ دلوں کے پھاڑ کر کے ظلمت پر تلے ہوئے جو لوگ ہیں یہ کہاں سے تقویٰ پر چلنے والے ہو گئے؟ کیا ایسے لوگوں کے انجام اللہ تعالیٰ بہتر کرتا ہے؟ کیا ایسے ظالموں کو خدا تعالیٰ زمین کا وارث بناتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کبھی ظلم پسند نہیں آ سکتا۔ جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہوگا؟ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کیا وہ اپنے پیارے نبی کے نام پر دنیا میں ظلموں کو پنپنے دے گا؟ کبھی نہیں۔ خلافت تو (-) کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے ہوگئی۔ اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو مَیں نے انٹرویو دیا۔ ان کو مَیں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔ خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہو گئی۔ کاش کہ (-) کو بھی یہ سمجھ آ جائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہو جائیں۔ ان کے لئے بھی ہمیں رمضان میں دعا کرنی چاہئے......۔

یہ جو خلافت کی باتیں ہو رہی ہیں اس بات پر گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں، خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی، بیہودہ گوئی کی۔ (-) علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے، اگر کوئی ان کا منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ (دین حق) کے مخالفین ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بدانجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں کل ہی جب مجھے پتا لگا تو جرمنی کی جماعت کو مَیں نے کہہ دیا تھا۔ امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ **لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ......۔ دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپؐ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اور اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں یہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی چیز بھی ہے اور یہی تقویٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خوشکن انجام کی خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔** آخر کار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔ جب یہ دشمنان (دین حق) پارہ پارہ ہو کر ہوا میں اڑ جائیں گے اور کامیابیاں اور بہتر انجام حقیقی مومنین اور متقین کا ہی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(-) کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شیطانی اور دجّالی طاقتیں بڑے طریقے سے انہیں ایک دوسرے سے لڑا رہی ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں فرقہ بازیاں ہیں۔ یہ فرقہ بازیاں اب کیوں ایک دم پیدا ہو گئیں۔ یہ باہر کی کچھ طاقتیں ہیں جنہوں نے ان میں فرقہ بازیاں پیدا کروائی ہیں تا کہ (دین حق) کو بدنام کرنے کا موقع ملے اور پھر (دین حق) کو اور (-) کو بدنام کرنے کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے چلے جائیں۔ اندرونی حملہ یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اور بیرونی حملہ بیہودہ فلمیں بنا کر (دین حق) کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور زندگی کے بارے میں بیہودہ گوئیاں کر کے کر رہی ہیں۔ اور انہیں یہ پتا ہے کہ اس کے ردّعمل کے طور پر (-) میں غم وغصے کی لہر دوڑے گی اور پھر دنیا میں جو فساد ہوگا اس کو لے کر یہ طاقتیں پھر (دین حق) کو بدنام کریں گی۔ ان شیطانی قوتوں نے ایک ایسا شیطانی چکر پیدا کر دیا ہے جس سے اب (-) کو باہر نکالنے والا کوئی نہیں۔ جو ایک راستہ ہے اس کا یہ انکار کر رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی (-) کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ ان کو یہ نظر آ جائے کہ کن لوگوں کے نیک انجام کی اللہ تعالیٰ خوشخبری دے رہا ہے۔ کاش یہ مسیح موعود کو مان کر (دین حق) کی فتوحات کے نظارے دیکھنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

دوسروں کے متعلق یہ جو مَیں نے انجام کے بارے میں باتیں کی ہیں اس کو سن کر ہمیں صرف اس بات پر ہی تسلی نہیں پکڑ لینی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا اور خلافت کا نظام ہم میں موجود ہے اور ہم ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ روزوں کے ساتھ تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کی

طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کی ذمہ داری لگا دی ہے کہ جماعت کی برکات سے، خلافت کی برکات سے حصہ لینے کے لئے، حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے، (-) میں سے ہونے کا صحیح فیض پانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے تقویٰ شرط ہے اور یہ رمضان کا مہینہ اس تقویٰ میں ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو۔ اس لئے ہر فرد جماعت کو اور ہر مومن بننے والے کی خواہش رکھنے والے کو اپنے انفرادی جائزے لیتے ہوئے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ رہنمائی فرمائی کہ فرمایا: وَھٰذَا کِتٰبٌ ......(الانعام:156) اور یہ قرآن ایسی کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے اور یہ برکت والی ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس اگر رمضان سے فیض پانا ہے، اگر اپنے بہتر انجام کو دیکھنا ہے، اگر فلاح کے دروازے اپنے اوپر کھلوانے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا جن کا کوئی رہنما نہیں ہے، جو بکھرے ہوئے ہیں اور ہر اس شخص کے دھوکے میں آجاتے ہیں جو (دین حق) کے نام پر اور دین کے نام پر ان کے جذبات بھڑکا دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن پر عمل کرو۔ اس کے احکامات کو دیکھو۔ ان کا حقیقی اِدراک حاصل کرو۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جو بھیجا ہے تو ان کی نظر سے قرآن کریم کے احکامات کو غور سے دیکھو کہ وہی اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عشق اور پیروی میں سکھائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو قرآن کریم کے سات سو حکموں میں سے کسی ایک حکم کو بھی چھوڑتا ہے جان بوجھ کر اس کی طرف توجہ نہیں دیتا تو پھر ایسا شخص آپ کی جماعت اور آپ کی بیعت میں آنے کا عبث دعویٰ کرتا ہے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26) یہ الفاظ میرے ہیں لیکن مضمون کا مفہوم یہی ہے۔ آپ اسے اپنی جماعت میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

پس جیسا کہ میں پہلے ایک اقتباس میں پڑھ آیا ہوں کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحم کے دروازے ان پر ہمیشہ کھلے رہیں گے اور کھلتے چلے جائیں گے جو تقویٰ پر چلتے ہوئے میرے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس اس کی برکات سے فائدہ اٹھا لو۔ کسی حکم کو بھی معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ یہی راہ ہے جو تقویٰ پر چلانے والی اور متقی بنانے والی ہے۔ انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکامات کو اس لئے اہمیت نہیں دیتا کہ دنیا کے فوائد اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ دولت، اولاد، تجارتیں، دنیا کی دوسری ترجیحات اس کو زیادہ پُرکشش لگتی ہیں اور وہ ان کے حصول کے لئے بعض ایسی حرکتیں کر دیتا ہے جن کا تقویٰ تو کیا، عام اخلاق سے بھی دُور کا واسطہ نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان عارضی دنیاوی فوائد کے لئے تم دین کو بھول رہے ہو اور میرے احکامات پر عمل نہیں کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ جھوٹ بول کر کسی دنیادار کی خوشامد کر کے دوسرے کے مال میں خیانت کر کے تم دنیاوی فوائد حاصل کر لوگے۔ کسی کا حق ظلم سے مار کر تم اپنی دولت میں اضافہ کر لوگے تو سنو کہ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ سب دولتوں کا سرچشمہ ہے۔ اگر خدا نہ چاہے تو تم یہ دولت کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عارضی طور پر یہ حاصل کر بھی لو تو یہ دولت تمہارے لئے خیر نہیں، شرّ بن جائے گی۔ انجام کار تم خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ گے۔ پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال رزق کی تلاش کرو اور حلال رزق متقیوں کو ہی ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور ایسے راستوں سے آتا ہے جس کا ایک عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہ ......(الطلاق:3-4) جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہ ......‘‘ فرمایا کہ ’’جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جو متقی ہوں موقع ہی نہیں آنے دیتا جو جھوٹ بولنے پر مجبور کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ’’یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا یعنی خدائے رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔‘‘

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 34)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ مَیں اپنی جناب سے متقی کو رزق دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں (یہ الفاظ میرے ہیں) کہ جو تقویٰ کا دعویٰ کر کے پھر رزق سے تنگ ہیں۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ متقی ہیں، تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور رزق میں بھی تنگی ہے تو پھر یا ان کی دنیاوی خواہشات بہت بڑھی ہوئی ہیں اور پوری نہیں ہو رہیں یا تقویٰ کا دعویٰ غلط ہے۔ ان کا تقویٰ پر عمل کرنے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تقویٰ پر چلنے کا دعویٰ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہرحال غلط نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 244۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ کفّار کے پاس، دنیاداروں کے پاس بڑی دولت ہے جو دین سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ کفار کے پاس بھی بڑا مال اور دولت ہے اور وہ عیش و عشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیاداروں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 421۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

اور تجربات سے ثابت ہے کہ دنیاداری نے ان کو بے چین کیا ہوا ہے۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے اپنے سکون کے لئے مختلف طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔ نشوں میں گرفتار لوگوں کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ دنیاداری کی خواہشات جو ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں اس کی وجہ سے بے چینی ہے، بے سکونی ہے۔ اس کے سکون کے لئے وہ نشے کرتے ہیں۔

پس اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔ غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے، فضل ہے۔ پس ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مالدار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

کل یا پرسوں ہی مَیں ایک کتاب دیکھ رہا تھا۔ بشیر رفیق صاحب نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک سیاسی لیڈر بڑے امیر تھے۔ یہاں آ کر لندن میں ہوٹل میں ٹھہرتے تھے اور ایک پورا وِنگ ہوٹل کا بُک کرا لیا کرتے تھے۔ اپنی فیملی کے ساتھ

آتے تھے۔ایک مرتبہ وہ آئے تو فیملی نہیں تھی۔اکیلوں نے وِنگ بُک کرالیا اور انہوں نے کہا میرے پاس بڑی دولت ہے اور میں گُھٹ کے کمروں میں نہیں رہ سکتا تو میں نے تو پورے کا پورا وِنگ کرایا ہوا ہے۔چوہدری صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مَیں یہاں مشن ہاؤس کے فلیٹ میں کمرے میں بشیر رفیق صاحب کے ساتھ رہتا ہوں اور کھانا بھی ان کے ساتھ کھاتا ہوں۔کہنے لگے کہ اتنا پیسہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو کیوں آپ تنگی کرتے ہیں۔خرچ کریں۔ جس طرح میرے پاس دولت ہے مَیں خرچ کرتا ہوں۔آپ کے پاس بھی دولت ہے خرچ کریں۔تو چوہدری صاحب پہلے تو سنتے رہے۔پھر کہنے لگے کہ تم تو فضول خرچی کرتے ہو لیکن میں اگر پیسے بچاتا ہوں تو اس سے میں طلباء کی تعلیم کے اوپر خرچ کر رہا ہوں۔ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کر رہا ہوں اور بے انتہا ایسے لوگوں پر خرچ کر رہا ہوں جو مجبور ہیں۔پس جو سکون مجھے یہ خرچ کر کے ملتا ہے وہ تمہیں دنیاداروں کو نہیں مل سکتا۔چوہدری صاحب نے انہیں کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ کاش تمہیں بھی اس سکون کا پتا لگ جائے پھر تم یہ جو اپنی دولت خرچ کر رہے ہو، لُٹا رہے ہو تم اس کو اپنے اوپر لُٹانا حقیر سمجھو گے اور یہی تمہاری خواہش ہوگی کہ غریبوں کی ضروریات پوری کروں۔

(ماخوذ از چند خوشگوار یادیں از بشیر احمد رفیق صاحب صفحہ 360 تا 362 مطبوعہ قادیان 2009ء)

پس یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کما کر بھی دنیا سے بے رغبتی کی ہے اور ایسے ہی متقی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان میں جنتوں کی بشارتیں دی ہیں۔اللہ کرے کہ ہم اس رمضان کے روزوں سے ایسا فیض پانے والے ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو مستقل ہماری زندگی کا حصہ بنا دے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے دونوں جہان کی جنتوں سے حصہ پانے والے ہوں۔ہمارا اس دنیا کا بھی انجام بخیر ہو۔آخرت کا بھی انجام بخیر ہو۔حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر (دین حق) کی حقیقی تصویر بننے کی کوشش کرنے والے ہوں۔(دین حق) کے خلاف دشمن کے ہر حملے کو اپنے قول، اپنے عمل اور اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا کر رد کرنے والے ہوں۔اس کو اس پر الٹانے والے ہوں۔

آج (دین حق) کے خلاف جو شیطانی قوتیں جمع ہوگئی ہیں ان کا مقابلہ حضرت مسیح موعود کی جماعت نے ہی کرنا ہے۔جیسا کہ میں نے کہا (دین حق) کے خلاف یہ آج ایسے منصوبے بنا رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان مسلمان ملکوں کو جال میں پھنسا کر ان پر حملہ کرو۔(-) کو اس چال کی سمجھ نہیں آرہی اور عموماً تو شاید نہیں لیکن شاید بعض، ایک آدھ کوئی لیڈر ہو جو نیک نیت بھی ہوں تو ان کو بھی سمجھ نہیں آرہی اور سمجھتے ہیں کہ غیروں کی مدد لے کر وہ کامیاب ہو رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اس جال میں پھنستے چلے جارہے ہیں جہاں ان کو اپنی بربادی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

ہمارے سمجھانے سے تو ان کو سمجھ نہیں آتی۔کوئی اثر ان پر نہیں ہوتا۔جو (-) کے ہمدرد بلکہ بے چین ہو کر درد رکھنے والے ہیں ان کے یہ لوگ خلاف ہیں۔پس اس کا علاج دعا کے علاوہ کچھ نہیں۔اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور (-) کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان (دین حق) کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

مکرمہ ملیحہ عنبر صاحبہ

بائیوٹیکنالوجی (Biotechnology) کا تعارف

بائیوٹیکنالوجی (Biotechnology) جنیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) کے نام سے بھی جانی جاتی ہے دراصل یہ علم حیاتیات کی ایک شاخ ہے۔

"The Office of Technology Assessment of the U.S. Congress" نے اس کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ ’’وہ طریقہ کار جو جاندار اور پودوں یا ان کے اجزاء کو استعمال کرتے ہوئے ایسے مواد بنائے جو پودوں، جانداروں اور انسانوں کے اجسام اور نظام میں بہتری لائے۔‘‘ یہ علم کی ایک وسیع شاخ ہے جو کرّہ ارض پر بسنے والی زندگی کا ہر پہلو سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔سہولت کے لئے اس کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی ایگریکلچرل بائیوٹیکنالوجی، انڈسٹریل بائیوٹیکنالوجی اور ہیلتھ بائیوٹیکنالوجی۔

حقیقتاً بائیوٹیکنالوجی کا آغاز قریباً دس ہزار سال قبل ہوا تھا۔قدیم زراعتی طبقات میں کسان اچھی اقسام کے پودوں کے بیج اگلے سال کاشت کرنے کے لئے جمع کر کے رکھتے تھے۔ایسے پودے جو بیماری سے بچ جاتے اُن کے بیج اگلی فصل کے لئے استعمال کئے جاتے۔اسی طرح لوگ ڈبل روٹی وغیرہ کی فرمینٹیشن (Fermentation) میں بیکٹیریا (Bacteria) کو استعمال کرتے تھے۔ چینی ان بیکٹیریا کو جو لیکٹک ایسڈ (Lactic Acid) بناتے ہیں دہی بنانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ان کے ذریعہ پنیر بھی بناتے تھے۔

انیسویں صدی کے اختتام پر بیالوجی (Biology) کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب آیا۔ "Gergor Mendel" نے مٹر کے پودوں پر تجربات کے ذریعہ جنیٹکس (Genetics) کی بنیاد رکھی۔بائیوٹیکنالوجی کا لفظ سب سے پہلے کریل ارکلی نے 1919ء میں استعمال کیا اور پھر 1953ء میں ماڈرن مالیکیولر بیالوجی (Modern Molecular Biology) میں ایک اور عظیم اِنقلاب آیا۔جب جیمز واٹسن (James Watson) اور فرکانسز کرک (Francis Crick) نے خلیوں کے اندر موجود نہایت اہم چیز "(Deoxyribose Nucleic Acid)DNA دریافت کیا اور پھر اِس طرح علم کا یہ شعبہ پھلتا پھولتا گیا اور نئی نئی دریافت ہوتی گئیں۔

اس شعبہ میں کیا کیا جاتا ہے؟ عملی لائحہ عمل کیا ہوتا ہے؟ یہ وہ خاص سوالات ہیں جو بہت سے ذہنوں میں جنم لیتے ہیں۔اِن سوالوں کا بہت سادہ سا جواب ہے کہ DNA جو جانداروں کے تمام تر نظام اجسام کو چلاتا ہے، کو استعمال کیا جاتا ہے۔ایسا جاندار جس میں کوئی ایسی خوبی ہے جس کی انسانیت کو ضرورت ہو مثلاً کسی بیماری کے خلاف قوت مدافعت وغیرہ۔تو اِس کے خلیوں سے DNA کو نکال کر اُس جاندار کے خلیوں میں ڈالا جاتا ہے جس میں وہ خاص خوبی پیدا کرنی مقصود ہو۔اس تمام کارروائی میں خاص توجہ، مشاہدہ اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان علوم سے انسان کو بہت سے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ایسی فصلیں پیدا کی جارہی ہیں جن میں مختلف کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت ہوتی ہے۔نتیجتاً ان فصلوں پر کیڑوں کا حملہ نہیں ہوتا۔مثلاً مکئی، کپاس اور آلو کی فصلیں پیدا کی گئی ہیں۔اور اس طرح فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لئے جو سپرے کئے جاتے ہیں ان کے استعمال اور نقصان سے بھی محفوظ ہوا جاسکتا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی کے ذریعہ ’’ہاگ کولرا‘‘ جیسی بیمایوں پر بھی قابو پایا گیا ہے۔جانوروں کے لئے ایسی ویکسین بنائی گئی ہیں جو اُنہیں بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہیں اور بہترین نشوونما کے لئے نہایت مفید ہیں۔

اس شعبہ کے دم سے غذائیت والی خوش ذائقہ خوراک کا حصول بھی ممکن ہو رہا ہے۔ایسے ٹماٹر پیدا کئے گئے ہیں جن میں وٹامن سی، اِی اور بیٹا کیروٹین (Beta-Carotene) کی کثیر تعداد ہوتی ہے۔اِس کے ذریعے کھانے کی اشیاء کو جراثیم سے بھی محفوظ کیا جاتا ہے۔

انڈسٹریل بائیوٹیکنالوجی (Industrial Biotechnology) کے ذریعہ بہترین اور معیاری کپڑا اور کاغذ حاصل کیا جارہا ہے۔اِس کے ذریعہ کم وقت میں زیادہ تعداد میں چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

الغرض بائیوٹیکنالوجی کے بے شمار فوائد ہیں جن کی بدولت اب یہ علم ہر انڈسٹری، صحت اور زراعت کے شعبہ میں استعمال ہو رہا ہے۔

☆☆..........☆..........☆☆

تشخیص اور ادویات خصوصی رعایت کے ساتھ

شوابے جرمن، لہمنگ فرانس، کمال و مسعود پاکستانی لیبارٹریز کی خالص اور معیاری ہومیو پیتھک ادویات رعایتی قیمت پر خریدیں اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے تیس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

● خود آنے سے پہلے بذریعہ فون وقت لیں ● اپنا آڈر بذریعہ کوریئر/ ڈاک ارسال کریں ● اپنی تکالیف کی تفصیل کے ساتھ اپنے لیبارٹریز ٹیسٹ والٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ اگر ہو تو ارسال کریں۔● اپنے ڈاک کا پتہ اور فون / موبائل نمبر ضرور تحریر کریں تا کہ اگر ضرورت ہو تو مزید معلومات کیلئے رابطہ کیا جاسکے۔● آپ کی رضامندی سے تشخیص کردہ ادویات یا نسخہ آپ کو ارسال کیا جاسکے۔

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کے لئے بااعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ

PH:047-6211399 Mob:0333-9797797

ٹیلی فون کے بارے میں حقائق

فون نمبر کی ایجاد

فون نمبر ایجاد کئے جانے سے پہلے فون کالیں فون کے مالک کے نام سے کی جاتی تھیں۔ جس شخص نے کسی کو کال کرنا ہوتی وہ ایکسچینج میں موجود آپریٹر کو اپنے مطلوبہ شخص کا نام بتاتا، آپریٹر اپنے سامنے موجود بہت سی ٹیلی فون لائنوں میں سے ایک لائن کے ذریعے اس شخص سے کال ملا دیتا۔ ٹیلی فون کے موجد الیگزینڈر گراہم بیل کے دوست ڈاکٹر موسس نے فون نمبروں کی ایجاد میں بنیادی کردار ادا کیا تھا۔ چنانچہ ٹیلی فون رکھنے والوں کے ناموں کی بجائے ہر شخص کیلئے ایک مخصوص نمبر مختص کیا گیا۔ ٹیلی فون نمبر پہلی بار امریکہ کے شہر لوویل میں 1879ء سے 1880ء کے درمیانی عرصے میں استعمال کئے گئے۔ یہ نظام اتنا پسند کیا گیا اور اتنا کارآمد ثابت ہوا کہ اسے آج بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلا تجارتی ٹیلی فون ایکسچینج

28 جنوری 1878ء کو امریکہ کے شہر نیو ہیون (New Heaven) میں دنیا کا پہلا تجارتی ٹیلی فون ایکسچینج قائم کیا گیا تھا۔ اسے ڈسٹرکٹ ٹیلی فون کمپنی آف نیو ہیون کا نام دیا گیا تھا۔ تجارتی ٹیلی فون ایکسچینج کا تصور امریکہ کی خانہ جنگی میں حصہ لینے والے ایک سابق فوجی اور ٹیلی گراف آفس کے مینیجر جارج کوائے اور ان کے دو ساتھیوں ہیرک فراسٹ اور والٹر لیوس نے پیش کیا تھا۔

گھومنے والا ڈائل

1875ء میں ٹیلی فون کی ایجاد کے بعد سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ٹیلی فون پر رابطے کا تیز نظام وضع کیا جائے۔ آخر 1891ء میں ایلمن براؤن سٹروگر نے ٹیلی فون کا ڈائل ایجاد کیا۔ ڈائل والا پہلا فون 1892ء میں استعمال کیا گیا۔

ٹیلی فون کی پیڈ

بیل لیبارٹریز کے جان ای کارلن نے ٹیلی فون کی پیڈ ایجاد کیا تھا۔ Key پیڈ میں اعداد اور نشانات تین عمودی اور چار افقی خطوط میں ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ نچلے دائیں کونے میں ''ہیش کی'' (Hash Key) اور نچلے بائیں کونے میں سٹار (Star) یا ''ایسٹیرسک کی'' (asterisk Key) ہوتی ہیں۔

آٹومیٹک ٹیلی فون ایکسچینج

99 لائنوں والا پہلا آٹومیٹک ٹیلی فون ایکسچینج امریکہ کی ریاست انڈیانا کے شہر لاپورٹے میں نصب کیا گیا تھا۔

ایریا کوڈ

اگرچہ ایریا کوڈ کا تصور بیسویں صدی کے پانچویں عشرے میں پیش کیا گیا تھا لیکن اس کا باقاعدہ اجراء و آغاز 1951ء میں امریکہ کی ریاست نیو جرسی کے لئے ایریا کوڈ متعارف کروانے سے ہوا۔ نیو جرسی کا ایریا کوڈ 201 ہے۔

ہنگامی نمبر

ہنگامی نمبر تین یا چار اعداد پر مشتمل ہوتے ہیں تاکہ لوگ انہیں آسانی سے یاد رکھ سکیں اور ہنگامی ضرورت کے وقت تیزی اور آسانی سے ڈائل کر سکیں۔ انہیں یونیورسل ایمرجنسی، ٹیلی فون نمبر بھی کہا جاتا ہے۔ ہنگامی نمبروں کا نظام بھی امریکہ میں وضع کیا گیا تھا۔

سب سے مہنگا فون نمبر

دنیا کا سب سے زیادہ قیمت پر فروخت ہونے والا سیل فون نمبر 6666666 ہے۔ اسے خیراتی مقصد سے قطر میں فروخت کیا گیا تھا۔ اس نمبر کے خریدار نے اس کے لئے 27 لاکھ ڈالر کی رقم ادا کی گئی تھی۔ چین میں نمبر 8888888 دو لاکھ اسی ہزار ڈالر میں فروخت ہوا تھا۔

(دنیا سنڈے میگزین 20 جولائی 2014ء)

تصحیح

❁ روزنامہ الفضل مورخہ 25/اگست 2014ء کے صفحہ 7، کالم 3، سطر 19 کی تحریر غلط شائع ہو گئی ہے۔ صحیح فقرہ اس طرح پڑھا جائے۔

''پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کیلئے اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے اس کی پناہ میں آنے کے لئے شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنے کے لئے کہ وہ قائم رہنے والی، قائم رکھنے والی ذات ہے باقی سب کچھ فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔ استغفار کرتے ہوئے اس کی پناہ میں آئیں۔''

ربوہ میں طلوع و غروب 26/اگست

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:43

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26۔اگست 2014ء

8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2008ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:10 pm	سوال و جواب 26 مارچ 1996ء
11:30 pm	بستان وقف نو

خریداران الفضل متوجہ ہوں

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرما دیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرما دیں تاکہ VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER Exchange Co,"B" PVT. LTD.
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
Jalsa Visa
Apeel Cases
Visit / Business Visa.
Family Settlement Visa.
Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

سیل سیل سیل لان سیل میلہ
بسم اللہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES			APPLY NOW (Requirement)
Science	Engineering	Management	- Intermediate with above 60%
Medicine	Economics	Humanities	- A-Level Students
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies			- Bachelor Students with min 70%
			- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax:+4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com